بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۴۴

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ / اتوار ۲ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ / ۹ اخاء ۱۳۶۲ ہش / ۹ اکتوبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع

(۷ اکتوبر ۱۹۸۳ء ۷ بجے شام)

کمزوری بہت ہے اور جسم میں درد بھی ہے

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین (ڈاکٹر لطیف احمد قریشی چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

مادی ترقی اور اخلاقی انحطاط ہر دو لحاظ سے اہلِ یورپ آخری کنارے پر پہنچ گئے ہیں

وہ منزل آنیوالی ہے جہاں پہنچ کر ایسی قوموں کو آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دی جاتی اسکے بعد جزا سزا کا دور شروع ہوتا ہے

ہم محض مسجدیں بنانے سے ان قوموں کی تقدیر نہیں بدل سکتے، ضروری ہے کہ یہاں کا ہر احمدی اپنی ذمہ داری ادا کرے

آپ میں سے ہر ایک کو تبلیغ کا فریضہ حتی المقدور بطریق احسن ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھنی چاہیئے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز — بتاریخ ۳ تبوک ۱۳۶۲ ہش مطابق ۳ ستمبر ۱۹۸۳ء بمقام آخن (مغربی جرمنی)

مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ

(نوٹ:- یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

"اب تک کے مختصر سے سفر میں یورپ کے جتنے ممالک میں بھی جانے کا موقع ملا ہے یہ احساس زیادہ شدت کے ساتھ پیدا ہوتا رہا ہے کہ یہ قومیں

مجموعۂ تضادات

ہیں۔

ایک پہلو سے اُن کو دنیا کی ترقیاں نصیب ہوئیں اور ابھی تک وہ ترقیاں اُن کو حاصل ہیں اور ایک دوسرے پہلو سے یعنی روحانی اور اخلاقی لحاظ سے یہ لوگ گرتے چلے گئے یہاں تک کہ اُس آخری کنارے پر پہنچ گئے ہیں جس سے آگے سزا و جزا کا دور شروع ہوتا ہے، مزید آگے بڑھنے کی مہلتیں نہیں ملا کرتیں۔

اور یہ جو POINT یعنی نقطہ ہے جہاں پہنچ کر قومیں سزا اور جزاء کے عمل میں داخل ہو جاتی ہیں جسمانی اور مادی ترقی کا دور بھی وہاں تک پہنچا ہوا ہے اور یہ دونوں سمتوں کے نقطے آپس میں ملنے والے ہیں

مادی ترقی بھی جب اخلاقی ضوابط سے آزاد ہو جاتی ہے تو خود انسان کی تباہی کے لئے استعمال ہونے لگتی ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کسی کو زیادہ تیز رفتار کار چلانے کی مشق نہ ہو اس کی مہارت نہ ہو اور وہ اپنی طاقت سے بڑھ کر تیز کار چلانے لگ جائے۔ مادی ترقی کا تو کوئی آخری کنارہ نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں بے انتہا ہیں۔ انسان جتنی کوشش کرے گا اُتنا آگے بڑھتا چلا جائے گا لیکن وہ اخلاقی ضوابط جو باگ ڈور کے طور پر کام دیتے ہیں جب وہ نہ رہیں تو مادی ترقی خود اپنی تباہی کے لئے استعمال ہو جاتی ہے۔

پس روحانی اور اخلاقی لحاظ سے دیکھیں تب بھی یہ نظر آتا ہے کہ وہ منزل آنے والی ہے جہاں پہنچ کر ایسی قوموں کو مزید آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دی جاتی اور مادی ترقی کے لحاظ سے بھی دیکھیں تب بھی وہ مہلک ہتھیار اور ہلاکتوں کے خوفناک ذرائع جو مادی ترقی کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں وہ اس بات کی خبر دے رہے ہیں کہ وہاں بھی آخری مقام آنے والا ہے۔ اور دراصل مہلک ہتھیاروں کی ایجاد ہی اس بات کا پیش خیمہ بن جاتی ہے کہ ضرور ہلاکت سر پر کھڑی ہے کیونکہ مہلک ہتھیار دراصل تصویر ہوتے ہیں اخلاقی تنزل کی۔ دنیا میں جتنی بے اعتمادی زیادہ ہو اور یہ یقین بڑھتا جائے کہ کوئی قوم بھی قابلِ اعتبار نہیں رہی، جس کو طاقت نصیب ہوگی وہ تمام اخلاقی ضوابط کو کچل کر اپنی طاقت کا مظاہرہ کرے گی اُس وقت ہتھیاروں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی جنگ شروع ہو جاتی ہے اور یہی COLD WAR یعنی سرد جنگ کہلاتی ہے۔ لیکن دنیا میں کبھی یہ نہیں ہوا کہ سرد جنگیں ٹھنڈی رہی ہوں۔ لازماً ایک وقت آتا ہے جب وہ گرم جنگوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ پس اِن دونوں لحاظ سے وہ نقطے قریب آ پہنچے ہیں۔

اس پس منظر میں جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے ابھی تک ہم اپنے

فرائض کی ادائیگی

میں پوری طرح آغاز سفر بھی نہیں کر سکے۔ ساری دنیا کو جھنجھوڑنا اس کو جگانا اور خدائے حیّ و قیوم کی طرف متوجہ کرنا یہ ہمارا کام تھا اور ہمارے کام سے مراد مبلغین کا کام نہیں ہے۔ دُنیا میں قومیں کبھی بھی مبلغین کے ذریعہ ترقی نہیں

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا کریں۔ مبلغین تو صرف مذکر یعنی یاددہانی کرانے والے ہوتے ہیں۔ تبلیغ کا بوجھ ساری جماعت اُٹھایا کرتی ہے۔ ساری دُنیا میں اسلام کی جو تبلیغ ہوئی ہے وہاں کون سے مبلغ تھے جنہوں نے فتح کیا ہے۔ مبلغین تو یاددہانی کا کام کیا کرتے تھے۔ تبلیغ کا حقیقی کام عوام النّاس نے کیا ہے۔ چین کو کن مبلغین نے مسلمان بنایا تھا۔ انڈونیشیا کو کن مبلغین نے مسلمان بنایا تھا۔ ہندوستان میں کن مبلغین نے اسلام پھیلایا تھا۔ انفرادی طور پر کچھ تاجر تھے اور کچھ درویش صفت لوگ تھے جو خدا کی راہ میں نکل کھڑے ہوئے۔ وہ جہاں جہاں گئے اسلام کی تبلیغ واشاعت کا کام بھی کرتے رہے اس طرح اسلام مختلف ملکوں میں پھیلتا چلا گیا۔

یہ وہ اہم پہلو ہے جس کی طرف میں توجہ دلا رہا ہوں اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے معلوم ہوتا ہے ابھی ہم نے آغاز سفر بھی نہیں کیا۔ یورپ کی اکثر جماعتیں جن کو میں دیکھ کر آیا ہوں اُن میں احساس نہیں ہے۔ بے چینی نہیں ہے وہ اس معاشرہ سے اس حد تک راضی ہو گئے ہیں کہ ان کو کام مل گئے اور اُن کی ضروریات پوری ہو گئیں اور اُس حد تک ناراض ہی ہیں جس حد تک اُن کے کام پورے نہیں ہوئے یا اُن کی راہ میں مشکلات حائل ہیں۔ لیکن یہ بے قراری، یہ بے چینی اور تڑپ میں نے نہیں دیکھی کہ ہر شخص بے چین ہو جائے کہ میرا معاشرہ تباہ ہو رہا ہے اور مجھے اللہ تعالےٰ نے اُن کی تقدیر بدلنے کے لئے نمائندہ مقرر فرمایا ہے۔ بظاہر یہ ویسی ہی بات ہے جیسے ٹیری کے متعلق کہتے ہیں وہ ٹانگیں اونچی کر کے سوتی ہے۔ کسی نے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا وجہ ہے۔ اُس نے کہا مجھے خطرہ یہ ہے کہ آسمان نہ گر پڑے اور دنیا تباہ نہ ہو جائے اس لئے میں ٹانگوں پر روک لوں گی۔ ہماری مثال بظاہر ٹیری کی سی ہو گی لیکن ہر وہ چھوٹا سا دل جس میں یہ فکر پیدا ہو کہ آسمان نہ ٹوٹ پڑے اور میں اس سے بچانے کی کوشش کروں اس کو یہ بھی تو معلوم ہونا چاہیئے کہ اُس کا خدا اُس کے پیچھے ہو گا۔ بظاہر ٹیری ہے لیکن اس کے پیچھے ساری کائنات کے خالق کی قوت موجود ہو گی۔ اُس دل کو طاقت بخشنی ہے تو خدا نے بخشنی ہے، اُس کے عمل کو سہارا دینا ہے تو اس نے دینا ہے، اس کے ولولوں اور عزائم کو حقائق میں تبدیل کرنا ہے تو اُس نے کرنا ہے۔ اس لئے دعائیں کرتے ہوئے اپنے دل کی کیفیت بدلنے کی کوشش کریں۔ جب تک ہر احمدی کی جو یہاں بس رہا ہے۔ اس کے دل کی کیفیت نہیں بدلے گی اور احساس نہیں پیدا ہو گا وہ تبلیغ نہیں شروع کرے گا۔ اس وقت تک ان قوموں کی کیفیت بدلنے کے خواب، خواب رہیں گے۔ آپ ہزار مسجدیں بھی یہاں بنالیں تب بھی اُن کی تقدیر نہیں بدلے گی جب تک ہر احمدی اسلام کی تبلیغ نہ کرے اور آگے مبلغ احمدی نہ پیدا کرے۔ صرف یہی ایک قانون ہے جس سے قوموں کی تقدیریں بدلا کرتی ہیں اور کوئی قانون نہیں ہے۔ ہر شخص کو اپنی

ذمہ داری ادا کرنی ہو گی۔

آپ کو اگر تبلیغ کرنی نہیں آتی تو کوئی بات نہیں۔ آپ پیغام تو دے سکتے ہیں۔ آپ کے پیغام کے پیچھے فکر اور جذبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ دعائیں تو کر سکتے ہیں۔ پس پیغام دیں۔ دعائیں کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو خود تبلیغ کی راہیں سکھائے گا خود مسائل سمجھائے گا۔ آپ کی مشکلات کو سلجھائے گا سب طاقت خدا کی ہے۔ ہماری کچھ بھی نہیں ہے۔

اس احساس کے ساتھ مگر اس یقین کے ساتھ کہ ہمیں پھر بھی کچھ نہ کچھ کرنا ہے ہم نہیں کریں گے تو خدا کی طاقت اور فضل شامل حال نہیں ہو گا آپ سب کو اسلام کی تبلیغ کا فریضہ بطریق احسن ادا کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔

اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں مرکز بن جائے اس حقیقت کا کہ ہر احمدی مبلغ ہے تب بھی جرمنی کے لئے کچھ مقدر پھرنے کے دن آسکتے ہیں لیکن اگر یہاں بھی نہ بنے اور ہیمبرگ میں بھی نہ بنے اور فرینکفرٹ میں بھی نہ بنے اور سوئٹزرلینڈ میں بھی کہیں نہ بنے تو پھر یہ مسجدیں صرف وارننگ کا کام تو دے دیں گی کہ ہم نے اعلان کر دیا مگر اس اصل ذمہ داری اور فرائض کو ادا کرنے کا کام انجام نہیں دے سکتیں جو ہم پر عائد کیا گیا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

مولوی برکت اللہ محمود صاحب کے لئے درخواست دُعا

مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے ۸ ۳/۴ رات دس بجے رات بذریعہ ٹیلیفون یہ اطلاع دی ہے کہ مکرم مولوی برکت اللہ صاحب کا آج بعد از دوپہر اپریشن ہوا ہے۔ اور وہ خدا کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ نبض، سانس ٹمپریچر اور بلڈ پریشر نارمل ہیں صرف بے ہوشی ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ جب تک بے ہوشی دور نہ ہو خطرے کی صورت باقی ہے۔

احباب جماعت درد دل سے مکرم مولوی صاحب کے لئے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالےٰ جلد شفاء کامل عطا فرمائے آمین

(نظارت اصلاح وارشاد)

جماعت احمدیہ سویڈن کے

انفرادی تشخیص بجٹ کی تکمیل

لازمی چندہ جات کا بجٹ قریباً پونے دو لاکھ روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس تاکیدی ارشاد کہ ہر فرد جماعت اپنی صحیح آمد لکھوائے اور لازمی چندہ جات کے مطابق ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کرنے کی تعمیل میں بیرون پاکستان جماعتوں نے انفرادی تشخیص بجٹ کا کام نئے سرے سے شروع کیا ہے۔ چنانچہ مکرم حامد کریم محمود صاحب امیر و مبلغ انچارج صاحب سویڈن نے انفرادی تشخیص بجٹ بڑی محنت اور توجہ سے تیار کر کے بھجوایا ہے۔

لازمی چندہ جات کا بجٹ -/۳۶۸،۰۰۰ ۱ کروڑ یعنی -/۱،۷۰،۶۲۵ روپے ہے جو کہ گزشتہ سال کے بجٹ سے اڑھائی گنا ہے الحمد للہ۔ مزید برآں ۸۴-۱۹۸۳ء کا بجٹ جو ان کی شوریٰ نے تجویز کیا تھا اس سے تشخیص ۲۳۶۸ کروڑ زیادہ کی ہوئی ہے۔ خدا کے فضل سے احباب جماعت سویڈن نے اپنے اخلاص، جذبہ قربانی اور معیار کو بلند کرنے کی توفیق پائی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

امیر و مبلغ انچارج ان کے رفقاء اور جملہ عہدیداران احباب کی خاص دعاؤں کے مستحق ہیں نیز سب مخلصین جماعت کے لئے بھی احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان کی توفیق قربانی کو بڑھاتا چلا جائے۔ اور ان پر راضی ہو۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۴ بابت دورہ سنگاپور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا تاریخی دورہ سنگاپور

غلبہ اسلام کے اہم منصوبوں پر تفصیلی غور و فکر ۔ جماعت سنگاپور کی تربیت کا ایک اہم دور

مجلس شوریٰ، مجالس عرفان، ملاقاتوں اور خطابات میں حضور انور ایدہ اللہ کے اہم روح پرور اور بصیرت افروز ارشادات

(مرتبہ :- مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے از سنگاپور)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ سنگاپور خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ انڈونیشیا۔ ملائیشیا اور سنگاپور کی جماعتوں کو منظم کر کے ان کے اندر نئی روح اور نئے ولولے پیدا کرنے کے لئے جنوبی مشرقی ایشیا کے ان ممالک میں تبلیغ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کی تدابیر میں حضور بہت مصروف رہے۔ اس دورے کی چند رپورٹیں اس سے قبل بھجوائی جا چکی ہیں۔ اب آخر میں اس کی مجموعی رپورٹ ذیل میں پیش کرتا ہوں۔

کراچی سے روانگی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ ۸ ستمبر ۱۹۸۳ء کو کراچی سے ڈچ ایئر لائن (KLM) کی پرواز KL 813 پر صبح ۶ بجے سنگاپور روانہ ہوئے۔ کراچی کے ہوائی اڈے پر محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ۔ محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نائب امیر۔ محترم زرتشت منیر احمد خان صاحب قائد ضلع کراچی کے علاوہ بہت سے احباب جماعت کراچی محترم عبدالرحمٰن صدیقی صاحب میرپور خاص۔ محترم چوہدری نعمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نیز اندرون سندھ کی بعض اور جماعتوں کے نمائندے بھی حضور کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔

سنگاپور میں ورود مسعود

ہوائی جہاز بالآخر ۲ بجے پاکستان ٹائم (مقامی وقت کے مطابق ۵ بجے شام) سنگاپور کے چن جی (CHANGI) ایئرپورٹ پر اترا۔ کراچی سے سنگاپور کا ۵۲۹۲ کلومیٹر کا فاصلہ خدا کے فضل سے سات گھنٹے میں بخیر و خوبی طے ہوا۔ امیگریشن اور سامان وغیرہ کی کلیرنس کے بعد باہر نکلے تو مقامی جماعت کے احباب اپنے پریذیڈنٹ محترم محمد عبدالحمید سالکین صاحب کی قیادت میں حضور کے استقبال کے لئے چشم براہ تھے۔ انڈونیشیا اور ملائیشیا اور سیا کے وفود بھی استقبال کرنے والوں میں شامل تھے۔ حضور نے ہر ایک دوست سے مصافحہ اور معانقہ فرمایا۔

سنگاپور کی احمدی مستورات نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کا خیر مقدم کیا۔ ازاں بعد حضور احباب جماعت کے ساتھ وی آئی پی لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ یہاں مختصر سی مجلس کے بعد حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ ایئرپورٹ سے حضور مع قافلہ سنگاپور کے مشرقی ساحل پر واقع پیراماؤنٹ ہوٹل تشریف لے گئے جو مسجد احمدیہ کے قریب ہے۔ سامان کمروں میں رکھوانے کے بعد حضور احباب سمیت نماز مغرب پڑھانے کے لئے مسجد احمدیہ تشریف لے گئے۔ نماز سے قبل حضور نے احباب کے مشورہ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت فرمایا۔ نیز انڈونیشیا سیا اور ملائیشیا کے وفود سے ان کی رہائش کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ سنگاپور میں مہمانوں کو ہوٹلوں میں ٹھہرنے میں کئی قسم کی دقتیں پیش آسکتی تھیں۔ اس لئے حضور نے فرمایا یہاں کھانے اور رہائش کا اجتماعی انتظام کیا جائے تاکہ مہمانوں کو سہولت میسر آئے اور جماعتی انتظام کے ماتحت رہنے سے احباب میں محبت اور اخوت پیدا ہو اور وہ لطف اٹھائیں جو مل جل کر رہنے اور خود کھانا پکا کر کھانے میں آتا ہے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے حضور نے انڈونیشیا اور ملائیشیا کے نیشنل پریذیڈنٹ صاحبان اور جماعت احمدیہ سنگاپور کے پریذیڈنٹ پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر فرمائی اور اس کمیٹی کو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ جملہ مہمانوں کی رہائش اور کھانے کا انتظام مشن ہاؤس میں کریں۔ بعد میں حضور نے سنگاپور کے پریذیڈنٹ جماعت سالکین صاحب سے فرمایا آپ کو کئی دوسرے کام کرنے ہیں لہٰذا آپ اپنی طرف سے اس کمیٹی میں اپنا کوئی نمائندہ مقرر کر دیں البتہ اس انتظام کے لئے رضاکار زیادہ تر آپ کی جماعت مہیا کرے گی۔ چنانچہ مہمانوں نے اس انتظام کو نعمت غیر مترقبہ سمجھا اور بہت پسند کیا۔ تاہم بعض مہمان جو ہوٹلوں میں ٹھہر سکتے تھے ان کو مجبور نہیں کیا گیا کہ وہ ضرور مشن ہاؤس میں قیام کریں۔ اس طرح بہت سے احباب جو ہوٹل میں قیام کرتے تھے وہ کھانا مشن ہاؤس میں کھاتے رہے۔

جماعت احمدیہ سنگاپور کی یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشرق کے پہلے تاریخی سفر پر سب سے پہلے سنگاپور میں قدم رکھا۔ یہ ایسی خوش نصیبی تھی جو انڈونیشیا کو نصیب نہ ہو سکی۔ جس کا انڈونیشیا کے وفد کے ہر رکن کو اتنا شدید احساس تھا کہ اس کا اظہار رقت بھرے جذبات کی شکل میں نمازوں کے اوقات میں بھی اور ملاقاتوں میں بھی ہوتا رہا۔ شدت جذبات سے انکے دل بھر آتے آواز گلوگیر اور آنکھیں پرنم ہو جاتیں۔

ایک شہر بھی اور ایک ملک بھی

سنگاپور قریباً ۴۰۰ مربع میل پر مشتمل ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ یہ ایک نہایت ہی صاف ستھرا اور خوبصورت شہر بھی ہے اور ایک ملک بھی ہے اس کی ۴ لاکھ کی آبادی میں اسی فیصدی چینی لوگ ہیں۔ بقیہ ملائی، تامل اور دیگر اقوام سے تعلق رکھتے ہیں۔ سنگاپور پہلے انگریزوں کی نوآبادیات میں شامل تھا۔ ۱۹۶۳ء میں ملائیشیا کے ساتھ الحاق کی صورت میں آزادی ملی۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ الحاق ٹوٹ گیا۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ اس الحاق کی صورت میں چینی جو پہلے ہی ملائی قوم سے اقتصادی، معاشی اور تعلیمی اعتبار سے برتر تھے تعداد کے لحاظ سے بھی بڑھ جاتے اور ان کا تسلط سارے ملائیشیا پر قائم ہو جاتا۔ ان خطرات کو بھانپتے ہوئے ملائیشیا نے ۱۹۶۵ء میں سنگاپور کو خود ہی الحاق سے الگ کر دیا اس طرح سنگاپور ایک خود مختار ملک کی شکل میں منصۂ شہود پر ابھرا اور جلد ہی تمام شعبہ ہائے زندگی میں غیر معمولی ترقی کر کے اقوام عالم میں ایک ترقی یافتہ اور خوشحال ملک بن گیا۔

یہ آبنائے ملاکا پر واقع ایک قدرتی بندرگاہ اور بین الاقوامی کھلی منڈی اور سیاحت کا مرکز بھی ہے۔ جاپان کے بعد جنوب مشرقی ایشیا میں اقتصادی لحاظ سے سب سے زیادہ مضبوط ملک شمار ہوتا ہے۔ یہاں کی حکومت نے بڑھتی ہوئی آبادی کے رہائشی مسائل اور جگہ کی تنگی کو سربفلک عمارتوں اور کئی کئی منزلہ فلیٹس Flats کے ذریعہ حل کیا ہے۔ اس لئے اس شہر کو City of The Flats کہا جاتا ہے۔ اس کے ساحلی علاقوں کو RECLAIM کرنے کا عمل بھی بڑی تیزی سے جاری ہے۔ چنانچہ حال میں مشرقی ساحل پر CHANGI کے علاقے کو Reclaim کر کے یہاں ایک نہایت خوبصورت ہوائی اڈہ تعمیر کیا گیا ہے۔ جو اپنی خوبصورتی اور نفاست اور حسن انتظام کی بدولت یورپ کے کئی ہوائی اڈوں پر سبقت لے گیا ہے۔ لوگوں کے رہن سہن تہذیب و تمدن پر چینی اور ہندی تہذیب و ثقافت کی گہری چھاپ ہے۔ تقریر اور تحریر پر زبردست پابندی کو ملک کے لئے امن و امان کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنگاپور میں احمدیت

سنگاپور میں ۱۹۳۵ء میں مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم و مغفور کے ذریعہ احمدیت کا بیج بویا گیا۔ ۱۹۳۷ء میں یہاں جماعت قائم ہوئی۔ قیام جماعت کے ابتدائی ایام میں دار التبلیغ مختلف قسم کی شدید مخالفتوں کا نشانہ بنا رہا۔ یہاں کے سعید فطرت اور مخلص احمدی حاجی جعفر صاحب اور ان کی بیٹی نے جس بلند ہمتی اور کمال جرأت کے ساتھ مخالفت کا سامنا کیا وہ تاریخ احمدیت کا بڑا ایمان افروز باب ہے۔ اس وقت یہاں جماعت احمدیہ کی تعداد قریباً ۵۰۰ افراد پر مشتمل ہے احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس ہے۔ جماعت احمدیہ سنگاپور نے موجودہ مشن ہاؤس کو گرا کر اب نئی دو منزلہ مسجد تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ پہلی مسجد چھوٹی تھی اس کی جگہ نئی اور نسبتاً بڑی مسجد کا سنگ بنیاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۹ ستمبر ۱۹۸۳ء کو نماز جمعہ کے بعد رکھا اور مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں سنگاپور کے احباب کے علاوہ انڈونیشیا۔ ملائیشیا اور سیا کے وفود بھی شامل ہوئے۔ اس کا نقشہ بعد میں حضور کے ملاحظہ میں آتا رہا۔ اس میں بعض ترامیم ناگزیر ہیں۔ حضور نے مقامی جماعت کی مجلس عاملہ کو اس دورہ کی آخری میٹنگ میں جو ۹ ۱۹۸۳ء کو رات ½ ۱۰ بجے مسجد احمدیہ میں منعقد ہوئی نئی مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں تفصیلی ہدایات دیں اور مسجد کی تعمیر کے کام کو جلد از جلد مکمل کرنے کی تاکید فرمائی۔

سنگاپور کے قیام کے دوران مصروفیات میں سے تھوڑا سا وقت نکال کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۹ ۱۹۸۳ء کو سنگاپور کے مغربی ساحلی اور صنعتی علاقے سے ہوتے ہوئے (JORUNG HILL) جورنگ ہل نامی سیرگاہ تشریف لے گئے۔ جہاں چڑیا گھر کی طرز پر مختلف قسم کے پرندے دلچسپی کا سامان پیدا کرتے ہیں۔ واپسی پر حضور ایک سائنس سنٹر میں تشریف لے گئے جہاں حضور (SOLAR ENERGY) شمسی توانائی کے اخذ کرنے کے لئے مختلف آلات اور تجربہ گاہیں ملاحظہ فرماتے رہے۔ یہاں سے سیدھے مسجد احمدیہ میں تشریف لے گئے۔ ظہر و عصر کی نمازیں پڑھانے کے بعد ۴ بجے ہوٹل میں پہنچے اور دوپہر کا کھانا کھایا۔

تاریخی خطبہ جمعہ اور پُرمعارف مجالس علم و عرفان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سنگاپور میں ۹ ستمبر کو جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا وہ الفضل میں چھپ چکا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ نہ صرف واقعاتی لحاظ سے ایک تاریخی خطبہ تھا بلکہ نفس مضمون کے اعتبار سے بھی جنوب مشرقی ایشیا اور مشرق بعید کے لئے زبردست اہمیت کا حامل تھا۔ خطبہ کے آخر میں جب حضور نے اپنی اس شدید تڑپ اور بے چینی کا ذکر کیا جو غلبۂ اسلام کے لئے آپ کے دل میں موجزن ہے تو احباب اس سے اس قدر متاثر اور مغلوب ہوئے کہ آنکھیں پُرنم ہو گئیں اور بعض لوگوں کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں میں جذبۂ خدمت و تبلیغ کے لئے مہمیز ثابت ہوگا۔

مجالس علم و عرفان احباب کے یقین اور ایمان کے بڑھانے کا باعث ہی نہ بنیں بلکہ ان مجالس کے دوران حضور کی پُرمغز گفتگو پُرمعارف نکات پُرشوکت علم کلام اور نہایت درجہ دلنشیں باتیں احباب کے دل میں اتر جاتیں۔ ان کے اندر روحانی قوت اور ولولہ پیدا کرنے کا موجب بھی بنیں۔ انڈونیشیا کے ایک نوجوان کہنے لگے۔ حضرت صاحب بات سے بات پیدا کرتے چلے جاتے ہیں لیکن کہیں بھی ربط ٹوٹنے نہیں پاتا۔ یہ ایک بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ ان مواقع سے فائدہ اٹھانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اپنی اس خوش بختی کے اظہار پر ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ کم و بیش یہی کیفیت وفود کے ہر رکن کی تھی۔

خاکسار اس سے قبل کئی ایک مجالس کی مختصر جھلک احباب کی خدمت میں پیش کر چکا ہے۔ ۹ ۱۹۸۳ء کی مجلس علم و عرفان سنگاپور کے دورے کی آخری مجلس تھی۔ اس میں دعا اور اس کے مختلف پہلوؤں مثلاً توحید کے عقیدہ کے ساتھ ذرائع پر بھروسہ کرنا، دعا اور عبادت کا آپس کا تعلق، کیا دعا یہ الفاظ دہرانے ضروری ہیں یا صرف دل میں دعا کا جو خیال پیدا ہوتا ہے وہی کافی ہے۔ نیز بددعا اور کسی پر لعنت بھیجنے کے بارہ میں ایک ہی دوست نے کئی سوال کئے۔ انڈونیشیا کے نیشنل پریذیڈنٹ جناب شریف احمد نوبس تاریخ انسانی اور نظریہ ارتقا کے بارہ میں حضور کی ایک گزشتہ مجلس کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں حضور نے فرمایا تھا کہ سات ہزار سال کا چکر تو اس آدم کا ہے جسے ہم جانتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کئی آدم گزرے ہیں اس پس منظر میں یوم جزا و سزا کی حقیقت جاننا چاہتے تھے حضور نے ان کے جواب بڑی تفصیل سے دیئے آخر میں دو سوال ایسے ہوئے جن کا تعلق مقامی جماعت سے ہی نہیں بلکہ اس سارے علاقے کی احمدی جماعتوں سے ہے اس لئے میں ان کو خلاصۃً پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

مذہبی خودکشی

سنگاپور کے ایک نوجوان محمد ابن محمد علی صاحب جو مجلس عاملہ کے ایک سرگرم رکن بھی ہیں نے عرض کی کہ ہمارے علاقہ میں لوگ گوناگوں توہمات کا شکار ہیں۔ اس کا کیا تدارک ہو سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ یہ بڑا اہم سوال ہے۔ میں خوش ہوں کہ آپ نے اس طرف میری توجہ دلائی ہے اور مجھے اس کے جواب کے ذریعہ جماعت کی اصلاح کا موقع مل گیا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ جن جنات اور بھوت پریت کو ماننا توحید حقیقی کے خلاف اور مشرکانہ فعل ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کا ورد کرنے والی اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کرنے والی جماعت کے کسی فرد کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ توہمات جیسی خرافات کا قائل ہو۔ قطع نظر اس بات کے کہ جن یا جنات کا کوئی وجود ہے یا نہیں۔ اسلام کی واضح تعلیم کے باوجود اگر کوئی شخص توہمات پر یقین رکھتا ہے تو ہم اس کے لئے دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی آنکھیں کھولے اور وہ اس حقیقی توحید کو سمجھیں جس کی قرآن کریم تعلیم دیتا ہے۔ یاد رکھیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی توحید پر یقین رکھتے ہیں ان کو اس قسم کے توہم قطعاً کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اس وضاحت کے باوجود پھر بھی کوئی توہم پرستی کرتا ہے تو یہ مذہباً خودکشی کے مترادف ہے۔

مقامی جماعت کے اعلیٰ عہدیدار کی اطاعت ہر حال میں ضروری ہے

ایک اور سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا۔ اسلام کی آخری فتح مقدر ہے اب اس تقدیر کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے بشارتیں پا کر غیر مبہم الفاظ میں اعلان فرمایا ہے کہ اسلام کا سورج اب پھر پوری شان و شوکت کے ساتھ طلوع کرے گا اور مخالفین بے حیثیت اور بے حقیقت ہو کر رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے یہ وعدے انشاء اللہ پورے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اسلام کو جلد دنیا پر غالب کر دے گا۔ حضور نے فرمایا کوئی جماعت اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس میں ڈسپلن پیدا نہ ہو۔ اس کا سبق پنجوقتہ نماز باجماعت میں ہر روز اور ہفتہ میں ایک بار نماز جمعہ میں دہرایا جاتا ہے۔ خطبہ جمعہ میں اگر کوئی شور کر رہا ہو تو اسے اشارہ سے منع کرنے کا حکم ہے۔ زبان سے کلمات کہنا منع ہے۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد ڈسپلن کا خیال رکھے۔ ایک دوسرے کو معاف کرنا سیکھے۔ تحمل اور برداشت، بلند ہمتی اور حوصلہ پیدا کرے۔ محبت اور اخوت کے ساتھ رہے۔ جماعتی نظم و ضبط کا یہ وہ روح ہے جو اسلام اپنے ماننے والوں کے اندر پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جماعتی نظم و نسق کو چلانے کے لئے جو امیر مقرر کیا جاتا ہے اس کی ہر حال میں اطاعت ضروری ہے۔ اگر خدانخواستہ وہ کوئی غلطی بھی کرتا ہے تب بھی اس کی اطاعت ضروری ہے۔ مناسب رنگ میں ادب اور احترام کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی غلطی کی نشاندہی کی جا سکتی ہے لیکن اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ اس کے خلاف باتیں کرنے لگ جائیں اس طریق سے بغاوت کی بو آتی ہے اور فساد کا دروازہ کھلتا ہے۔ اسلام نے تو یہاں تک بھی اس امر کی وضاحت کی ہے کہ امام خواہ فاسق و فاجر ہی کیوں نہ ہو اور کتنا ہی غیر متقی اور گنہگار کیوں نہ سمجھا جائے اس میں کیڑے نکالنا منع ہے۔ حتیٰ کہ اس کے پیچھے نماز بھی ہو جاتی ہے کیونکہ نماز کو قبول کرنے والا اللہ سبحانہ تعالیٰ ہے۔ اگر کسی کے نزدیک امام میں کوئی نقص ہے تب بھی اس کی اقتدا میں نماز پڑھنے سے نماز قبول ہو جاتی ہے کیونکہ امام اپنے اعمال کا بوجھ اٹھائے گا اور مقتدی اپنا اٹھائیں گے۔ حضور نے ڈسپلن کی مختلف پیرایہ میں تشریح کرنے کے بعد فرمایا اگر کوئی شخص جماعتی ڈسپلن کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کی مرکز میں رپورٹ کی جائے۔ احمدیت میں بغاوت نہیں چل سکتی کیونکہ احمدیت حقیقی اسلام ہے اور اسلام کا مطلب ہے اطاعت۔ بغیر اطاعت نہ زندگی میں کوئی نظم و ضبط پیدا ہوگا اور نہ جماعتی طور پر ترقی کر سکیں گے۔ پس باغیانہ رویہ کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے آدمیوں کی سزا یہی ہے کہ ان سے کہہ دیا جائے کہ آپ ہماری سرگرمیوں میں حصہ لینا چھوڑ دیں اور نہ ہمارے ساتھ کوئی تعلق رکھیں۔

ضمناً ایک پہلو یہ بھی سامنے آیا کہ اگر کوئی احمدی کسی عہدہ دار کے ہاتھوں دکھ اٹھائے جس کے متعلق وہ یہ سمجھے کہ اس کے نتیجہ میں جماعت کے مفاد کو نقصان پہنچے گا تو اسے چاہیئے کہ پبلک میں اس کے خلاف باتیں نہ کرے اور نہ اس کے مقام کو گرانے کی کوشش کرے۔ لیکن ذاتی طور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر ایسے عہدیدار کو بتا دیا جائے کہ تمہارا یہ موقف جماعت کو نقصان پہنچانے کا باعث ہے پھر بھی وہ اپنے رویہ پر اصرار کرتا ہے اور آپ سمجھتے ہیں کہ معاملہ بہت اہم ہے اور مقامی طور پر اس کی اصلاح احوال کی کوئی صورت نہیں تو مقامی جماعت کی معرفت خلیفۂ وقت کو لکھیں۔ اس کا آپ کو حق ہے۔ خلیفۃ المسیح اور آپ کے درمیان کوئی حائل نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ نے اسی کی بیعت کی ہوئی ہے اس سے آپ کا غیر معمولی تعلق ہے لیکن درمیانی واسطے چھوڑ کر براہ راست خلیفہ وقت کے پاس پہنچ جائیں اس سے اگرچہ میں منع نہیں کرتا لیکن بہتر یہی ہے کہ ایسے معاملات کو زیادہ سے زیادہ مقامی طور پر نپٹانے کی کوشش کریں یا پھر وکالت تبشیر اور اگر کوئی مالی معاملہ ہے تو وکالت مال کو لکھیں ان کے بعد وکالت علیا کو لکھیں۔ لیکن جماعت کے اندر پارٹی بازی کہ فلاں بڑا بزرگ ہے یا فلاں ممتاز حیثیت کا مالک ہے اسے کچھ نہ کہو یہ طریق غلط ہے۔

حضور نے یہ ہدایت بھی فرمائی کہ اس روز کی مجلس کی کیسٹ تیار کر کے تمام احمدیوں کو انفرادی طور پر دینے کی بجائے ان کے اجتماع میں سنوا دی جائے وہ جماعتیں جو مرکز کی نظروں سے اوجھل اور بہت دور ہوتی ہیں ان میں بعض دفعہ کئی کئی نئی چیزیں راہ پا جاتی ہیں لیکن جماعت احمدیہ ایک زندہ جماعت ہے اس لئے قبل اس کے کہ ایسی چیزیں قدم جمائیں اور جماعت کو کوئی نقصان پہنچائیں ان کا بروقت تدارک ضروری ہے۔

ایک اہم مجلس شوریٰ

اس سے قبل ایک رپورٹ میں سنگاپور میں منعقد ہونے والی مجلس شوریٰ کا ذکر کیا جا چکا ہے اب کسی قدر تفصیل سے ذکر کرنا ریکارڈ کے درست رکھنے کی غرض سے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ یہ مجلس شوریٰ مسجد احمدیہ سنگاپور میں منعقد ہوئی۔ اس میں درج ذیل جماعتوں کے نمائندے شامل ہوئے:۔

انڈونیشیا	۸ مرد	اور	۲	خواتین
ملائشیا	۴ "	"	۲	"
سیبا	۲ "	"	۱	"
سنگاپور	۸ "	"	۲	"

مبلغین سلسلہ مقیم انڈونیشیا۔ ۳

قافلے کے اراکین میں سے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ بھی اس شوریٰ میں شریک ہوئے۔

اجلاس کی کارروائی سوا دس بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوئی جو ملائشیا کے ایک دوست نے کی۔ اس کے بعد حضور نے دعا کرائی اور پھر اپنی افتتاحی تقریر میں مرکز سلسلہ میں منعقد ہونے والی مجلس شوریٰ کی روایات اور قواعد کی تفصیل سے ذکر کر کے فرمایا۔ ہر ملک کی جماعت کی شوریٰ کے لئے ضروری ہے کہ مرکزی شوریٰ کے قواعد و ضوابط کی پابندی کرے۔ اس کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے ایجنڈا پیش کیا جو حسب ذیل چار شقوں پر مشتمل تھا:۔

(۱) تبلیغ (۲) تربیت (۳) مالی معاملات اور (۴) متفرق مسائل

مثلاً ریویو آف ریلیجنز کی بکثرت اشاعت۔ جماعت کی تجنید۔ جامعہ احمدیہ میں طلبا بھجوانے کی تحریک جلسہ سالانہ پر نمائندگی۔

سب سے پہلے تبلیغ کے بارہ میں غور شروع ہوا۔ حضور نے شوریٰ کی کارروائی میں معاونت کے لئے مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب کو اپنے پاس بٹھایا۔ انگریزی سے انڈونیشین میں اور انڈونیشیا سے انگریزی میں ترجمانی کا کام محترم میاں عبدالحی صاحب مبلغ سلسلہ انڈونیشیا کو سونپا۔ پہلی تجویز کے متعلق شریف احمد صاحب نیشنل پریذیڈنٹ انڈونیشیا برادر یوسف کوالالمپور۔ برادر سالکین سنگاپور۔ حاجی یوسف دنتلمورا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سیبا۔ زین العابدین صاحب نیشنل پریذیڈنٹ ملائشیا۔ عبدالرحیم صاحب ملائشیا۔ شہاب الدین صاحب سنگاپور مبارک احمد صاحب کوالالمپور نے حضور کی خدمت میں بڑے مفید مشورے دیئے۔ حضور نے فرمایا اس اہم کام کو نہایت مستعدی اور منصوبہ بندی کے تحت آگے بڑھائیں۔ اس شوریٰ میں جس جذبہ اور ولولے کے ساتھ مشورے دیئے گئے ہیں اسی روح کے ساتھ اپنے اپنے ملک میں اسلام کی تبلیغ کی مہم کو تیز سے تیز تر کر دیں تاکہ ایک سال میں موجودہ تعداد کم از کم دگنی ہو جائے۔ احمدی خواتین گھریلو کاموں کی ہو کر نہ رہ جائیں۔ ان کا بھی فرض ہے کہ وہ اس جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور مردوں کے شانہ بشانہ تبلیغ کے کام کریں۔ بہتر یہ ہے کہ خواتین تبلیغ کی الگ طور پر منصوبہ بندی کریں۔

ازاں بعد ایجنڈا کی تجویز ۲ زیر غور آئی۔ جماعتی تربیت سے متعلق اس تجویز کے بارہ میں شریف احمد لوبس صاحب نیشنل پریذیڈنٹ انڈونیشیا۔ برادر زہدی ملائشیا۔ برادر سالکین سنگاپور اور برادر حنفی انڈونیشیا نے مشورے دیئے۔ ابھی برادر حنفی صاحب کا مشورہ جاری تھا کہ پہلا اجلاس پونے دو بجے بعد دوپہر نماز ظہر اور عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے لئے برخاست ہوا۔

شوریٰ کا دوسرا اجلاس پونے چھ بجے شام تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ اس سے پہلے برادر حنفی نے اپنا مشورہ مکمل کیا جس کا لب لباب یہ ہے کہ والدین بچوں کی صحیح تربیت کی ذمہ داری پوری نہیں کر سکے اب جماعت اس کا کوئی تدارک کرے۔ برادر محمد زین صاحب کوالالمپور نے بچوں کو خود قرآن کریم پڑھانے پر زور دیا۔ عبدالرشید صاحب سنگاپور نے بچوں کی تربیت کے لئے مبلغ کی تعیناتی کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا۔ سروست میں نے خیرالدین باروسی مبلغ سلسلہ کی تین مہینے کے لئے مقرر کر دیا ہے۔ اب سنگاپور کی جماعت کو چاہیئے کہ ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اسی طرح مسز ڈاکٹر قریشی صدر لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا نے بھی تربیتی امور کے لئے مزید مبلغین کا مطالبہ کیا۔ حضور نے فرمایا آپ اپنے بچے ہمارے پاس ربوہ بھیجیں ہم ان کو مبلغ بنا کر آپ کے پاس بھیجیں گے۔

اس کے بعد ایجنڈا کی تجویز ۳ زیر غور آئی۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے انڈونیشیا۔ ملائشیا اور سنگاپور کے مالی معاملات۔ وعدہ جات۔ اور وصولی کا مکمل جائزہ پیش کرتے ہوئے چندہ دہندگان کی صحیح تعیین اور باقاعدگی سے چندہ ادا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ حضور نے فرمایا چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے بلکہ مومن کی زندگی کا ایک ضروری حصہ ہے جسے شرح کے مطابق ادا کرنا چاہیئے۔ دوست دیانتداری سے اپنی آمدن ظاہر کریں۔ اگر کوئی دوست رعایت چاہتے ہیں تو ہمیں لکھیں ہم ضرور رعایت دیں گے۔ تحریک جدید کا چندہ اگرچہ طوعی چندہ ہے لیکن اس کی بڑی اہمیت ہے اس لئے اس میں بیوی بچوں کو بھی شامل کر کے چندہ دہندگان کی تعداد کو بڑھایا جائے۔

وقت کی تنگی کی وجہ سے ہر ایک جماعت کے بجٹ پر غور کا موقعہ نہیں تھا۔ اس لئے حضور نے فیصلہ فرمایا کہ واپس جا کر اپنی اپنی جماعتوں کی شوریٰ میں بجٹ پیش کئے جائیں اور بجٹ پاس کر کے مرکز کو بھجوا کر منظوری حاصل کی جائے اور خرچ کی بہتر اور مناسب رنگ میں آڈیٹنگ کروائی جائے۔

آخر میں ایجنڈا کی شق ۴ کے متفرق امور زیر بحث آئے سب سے پہلے ریویو آف ریلیجنز کی بکثرت اشاعت کے مسئلہ پر حضور نے سیارِ اسلام میں ریویو کے مضامین شائع کرنے اور انڈونیشیا اور ملائشیا سے علمی طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے پتے اکٹھے کرنے کی ہدایت فرمائی۔ احمدیوں کی تجنید مکمل کرنے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں طلبہ کو جامعہ احمدیہ میں بھجوانے کی طرف توجہ دلائی۔ ساڑھے سات بجے یہ سیشن اختتامی دعا پر ختم ہوا۔

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

حضور کے قیام سنگاپور کے دوران سب سے پہلے حضور نے انڈونیشیا کے وفد سے ہوٹل کے ایک کمرے میں ملاقات فرمائی۔ حضور کے سامنے مرد بیٹھے اور ان کے پیچھے خواتین باپردہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ سب سے پہلے مردوں نے باری باری اپنا تعارف کرایا۔ اس دوران بوگر کے قریب جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے PUSDIK COMPLEX کے نام سے مرکز کی تعمیر کے کام پر گفتگو ہوتی رہی۔ یہاں ایک دو منزلہ اور خاصی وسیع مسجد تعمیر کی جا رہی ہے جس میں ایک وقت میں تین ہزار احمدی نماز پڑھ سکیں گے۔ اس کی ایک اور خاص بات یہ بھی ہے کہ گراؤنڈ فلور مستورات کے لئے مخصوص ہوگا اور اپر فلور میں مرد نماز پڑھیں گے۔ مردوں کے بعد خواتین باری باری کھڑی ہو کر بڑے ادب سے حضور کی خدمت میں السلام علیکم کہتیں پھر اپنے نام بتاتیں ازاں بعد خود اپنے لئے، اپنے خاوندوں اور بچوں کے لئے دعا کی درخواست کرتیں۔ لیڈی ڈاکٹر قریشی صاحبہ نے لجنہ انڈونیشیا کے زیر اہتمام خدیجہ فاؤنڈیشن کے نام سے زچہ و بچہ کے ہسپتال کے اجرا اور اس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ بانڈونگ کی صدر صاحبہ لجنہ اپنا تعارف کراتے وقت حضور کے انڈونیشیا کے دورے پر نہ جا سکنے پر احساس محرومی کی وجہ سے گلوگیر ہو گئیں۔ ایک اور خاتون جن کا آٹھ ساتھ بچہ ایک حادثہ میں جان بحق ہو گیا تھا وہ بھی رو پڑیں۔ حضور نے ان کو تسلی دی۔ صبر کی تلقین فرمائی نیز فرمایا۔ میں دعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو نعم البدل عطا فرمائے۔ ایک خاتون نے اپنی بچی کا عربی میں نام رکھنے کی درخواست کی فرمایا صبیحہ نام رکھ لیں بچی نے عرض کیا حضور صبیحہ کے کیا معنے ہوتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ صبح کی طرح تر و تازہ۔ ملائم اور فرحت بخش۔ کئی بہنیں ظاہری اور باطنی برکات کے حصول اور انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے پھیلنے کے ذریعہ بننے کی درخواست دعا کرتی رہیں۔ بعض دوست اور بہنیں بھی اپنی بعض تکلیفیں بیان کر کے حضور سے طبی مشورہ کی درخواست کرتے رہے۔ حضور نے ان کو صرف ایک نسخہ لکھ کر دینے پر اکتفا نہ فرمایا بلکہ بازار سے وہ ادویہ منگوا کر ہر ایک کو مرحمت فرمائیں۔ ایک گھنٹے کی اس اجتماعی ملاقات کے بعد حضور کے ساتھ تصویریں لی گئیں۔ اس کے بعد ملائشیا کی جماعت سے قریباً نصف گھنٹے تک حضور نے ملاقات فرمائی۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی اسی دن انڈونیشی اور ملائشین احمدی خواتین کے دونوں گروپس سے باری باری ملاقات کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد میں بھی انڈونیشیا اور ملائشیا کے وفود میں سے ماری بارکا دوست اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ملاقات کے لئے ہوٹل میں حاضر ہو کر حضور کے ڈھیروں ڈھیر پیار حاصل کرتے رہے۔ حضور دوستوں سے مصافحہ اور معانقہ فرماتے۔ چھوٹے بچوں سے پیار کرتے۔ جب بھی دوستوں نے حضور سے ملاقات کی خواہش کی باوجود مصروفیت کے حضور از راہ شفقت احباب کی خواہش کا احترام کرتے رہے اور اگر بعض دفعہ جماعت کے منتظمین اور مخلصین، احباب کی اپنے امام سے محبت کے نتیجہ میں بعض بے ضابطگیوں پر مثلاً زیادہ وقت لے لینا یا حضور سے معانقہ کرتے وقت حضور سے چمٹے رہنے پر پریشان ہو جاتے تھے تو حضور فرماتے کوئی بات نہیں۔ یہ ملاقاتیں احباب جماعت کے اندر ایک جوش اور ولولہ اور عزم اور یقین پیدا کر رہی تھیں وہاں چھوٹے چھوٹے بچوں کے دلوں میں بھی ایک انقلاب پیدا کر رہی تھیں۔ اسی طرح حضور کی مجالس علم و عرفان میں شامل ہونے والے احباب کے علم و معرفت اور ایمان و یقین میں بہت ترقی ہوئی اور ان کے اندر ذمہ داریوں کا احساس بیدار ہوا اور اپنے مقاصد دینیہ حاصل کرنے کے لئے ان کے اندر بے پناہ روحانی قوت پیدا ہوئی۔

انڈونیشیا، ملائشیا اور سنگاپور کے عہدیداران جماعت اور بعد میں سنگاپور، انڈونیشیا ملائشیا اور سیام کے خدام الاحمدیہ کے قائدین کے اجلاس میں حضور نے احباب پر ایسے حکیمانہ رنگ میں جماعت کا مقام واضح کیا اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ ان پر ایک وارفتگی کا عالم طاری تھا۔ حضور کے ارشادات آسمانی نور بن کر ان کے جسم و جان کو بہرہ ور کر گئے۔ ان کے دل خوشی کے جذبات سے معمور تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام الاحمدیہ کی میٹنگ میں ایسی نصائح فرمائیں۔ جن کا نوجوانوں کو اس سے پہلے کوئی ادراک نہیں تھا۔ ان مجالس میں ایک خاص بات یہ تھی کہ حضور صرف ہدایات دینے پر ہی اکتفا نہیں فرماتے تھے بلکہ ہدایات دینے سے قبل وہ ذہنی اور روحانی ماحول پیدا کر دیتے تھے کہ جس میں خدام حوصلہ پا کر خود بخود سوال کرنے لگ جاتے۔ حضور بعض دفعہ سوال کرتے اور پھر جواب دینے والے احباب کے سامنے خطاب کرنے کا موقع دیتے مثلاً خدام الاحمدیہ کی میٹنگ میں حضور نے بعض عہدیداروں سے بعض باتیں دریافت فرمائیں اور پھر ان میں سے ایک کو کہا کہ وہ خدام کو مخاطب کرے اور بتائے کہ خدام کی اغراض و مقاصد کیا ہیں۔ پھر مبلغین سے فرماتے کہ اس کے بیان میں جو کمی رہ گئی ہے اسے ان کی زبان میں بیان کر دیں تا کہ یہ پوری طرح سمجھ جائیں۔ حضور خود بھی ہر چھوٹی بڑی بات کی وضاحت فرما دیتے۔ علاوہ ازیں ملاقاتوں کے دوران والدین کے ساتھ جو چھوٹے چھوٹے بچے آتے حضور ان سے بہت پیار فرماتے رہے ان سے چھوٹی چھوٹی باتیں پوچھتے۔ مثلاً تمہارا نام کیا ہے؟ تم کس کے بیٹے ہو، تمہارے کتنے بہن بھائی ہیں۔ بڑے ہو کر کیا بنو گے۔ بظاہر یہ ایک معمولی بات ہے لیکن درحقیقت ان ملاقاتوں کے نتیجہ میں نئی نسل جس نے آگے چل کر احمدیت کے پیغام کو آگے پہنچانا ہے اس کے اندر ایک نہایت ہی پیاری روح پھونکی جا رہی تھی۔ چنانچہ اس طرح بچوں کو نیا شعور عطا ہوا اور نوجوانوں کی تو حالت ہی بدل گئی۔ ان کے اندر کام کرنے کا سلیقہ اور آگے بڑھنے کا حوصلہ پیدا ہوا۔

اظہارِ تشکر

سنگاپور میں حضور کی تشریف آوری کی خوشی میں جماعت احمدیہ سنگاپور نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔ بعد میں حضور محترم محمد عبدالحمید سالکین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سنگاپور کی دعوت کو منظور فرماتے ہوئے رات کے کھانے پر ان کے مکان پر تشریف لے گئے ان ہر دو مواقع پر انڈونیشیا اور ملائشیا کے وفود بھی دعوت میں شامل ہوتے رہے۔ علاوہ ازیں بعض معززین شہر بھی دعوت میں شریک ہوتے رہے جن سے حضور تبادلۂ خیال بھی فرماتے رہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ سنگاپور کے قائد عبدالمطلب عدنان صاحب کی زیر قیادت جملہ خدام بڑی مستعدی نہایت اخلاص اور بڑے جوش و خروش کے ساتھ اور محبت و پیار کے جذبہ سے حضور کی خدمت و تواضع میں مصروف رہے۔ حضور ایدہ اللہ اور قافلہ کے دیگر ارکان کو ہوٹل سے دن میں کئی کئی بار مسجد احمدیہ تک لے جانے اور واپس لانے کیلئے خدام مع اپنی کاروں کے ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ سنگاپور میں حضور کی کار ڈرائیو کرنے کا شرف ایک مخلص خادم احمد مرتضیٰ بن محمد کے حصہ میں آیا۔ علاوہ ازیں خدام ہوٹل میں الگ طور پر ایک کمرہ لے کر دن رات ڈیوٹیاں دیتے رہے اور خدمت کے ہر موقع اور حصول برکت کی ہر گھڑی پر وہ مستعد رہے۔ اسی طرح سنگاپور کی لجنہ اماء اللہ بھی شکریہ کی مستحق ہیں۔ بہنوں نے مہمانوں کے لئے کھانا تیار کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا بالخصوص جب حضور اور آپ کے قافلہ کا کھانا تیار کرنے کی سعادت ملی تو بہنوں کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور انہوں نے اس خدمت کا پورا پورا حق ادا کیا۔ ایسے تمام خدام اور مستورات جنہوں نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس للّٰہی سفر میں خدمات کے عمدہ نمونے پیش کئے ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔

— آمین —

معاونین خصوصی تحریک جدید اندرون پاکستان

حسب ذیل احباب نے اپنے وعدہ کی رقم میں نمایاں اضافہ کر کے معاونین خصوصی کی صف اول میں شمولیت فرمائی ہے قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت دیتے ہوئے انہیں بیش از بیش قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

۱۔ مکرم شیخ حمید احمد صاحب ابن مکرم شیخ فضل حق صاحب	سبی بلوچستان	۱۰۰۰/-
۲۔ " سید واجد علی شاہ صاحب معہ خاندان	کوئٹہ	۱۰۰۰/-
۳۔ " چوہدری منور احمد صاحب ٹھیکیدار معہ بچگان و معہ بیگم صاحبہ	"	۲۲۰۰/-
۴۔ " ٹھیکیدار محمد ادریس صاحب معہ اہل و عیال	"	۱۰۰۰/-
۵۔ " خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب	"	۱۰۶۰/-
۶۔ " " جمیل احمد صاحب	"	۱۰۶۰/-
۷۔ " ملک محمد اسلم صاحب	"	۱۱۰۵/-
۸۔ " " داؤد احمد صاحب	"	۱۰۰۰/-
۹۔ " " مظفر احمد صاحب	"	۱۰۰۰/-
۱۰۔ " " ممتاز احمد صاحب	"	۲۰۸۰/-
۱۱۔ " محمد اسلم صاحب بھروانہ	"	۱۰۰۰/-
۱۲۔ " چوہدری سعید احمد صاحب ولد صوبیدار محمد عبداللہ صاحب	باب الابواب ربوہ	۱۰۰۰/-
۱۳۔ " مرزا محمد اکرم صاحب ذیل پاک	حیدر آباد سندھ	۱۰۰۰/-
۱۴۔ " چوہدری طارق محمود صاحب	میرپور خاص "	۱۰۰۰/-
۱۵۔ مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری شاہد حسین صاحب	" "	۱۰۰۰/-
۱۶۔ مکرم نذر محمد خان صاحب	گوٹھ شیر محمد خان نواب شاہ (سندھ)	۱۰۰۰/-
۱۷۔ " چوہدری تقی احمد صاحب مینیجر الائیڈ بنک	باندھی "	۱۰۰۰/-
۱۸۔ " " پرویز احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ	رحیم یار خان	۱۰۰۰/-

(وکیل المال تحریک جدید)

دعائے مغفرت

مؤرخہ ۲۳ ستمبر بروز جمعہ گلف ایئر کے ایک طیارے بوئنگ ۷۳۷ کو پیش آنے والے حادثہ میں مکرم میجر ملک مظفر احمد صاحب ابن مکرم ملک خدا بخش صاحب ریٹائرڈ مجسٹریٹ حال ساہیوال وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ان کی عمر صرف ۳۹ سال تھی۔ اگلے روز ۲۴ ستمبر کو نماز مغرب کے بعد مسجد احمدیہ ساہیوال میں خاکسار نے مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں مقامی احباب جماعت نے شرکت کی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے والدین بیوہ اور دو بیٹوں اور ایک بیٹی کے علاوہ تین بھائی یادگار چھوڑے ہیں جن میں سے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر کرنل مبارک احمد صاحب سی۔ ایم۔ ایچ لاہور میں متعین ہیں۔

مرحوم نیک۔ ملنسار اور خدمت دین کے جذبہ سے سرشار خادم تھے۔ آپ کی عین جوانی کے عالم میں وفات کا یہ اچانک سانحہ بزرگ والدین اور دیگر لواحقین کے لئے شدید صدمہ کا موجب بنا ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت و مغفرت کرے اور لواحقین خصوصاً عمر رسیدہ والدین کے لئے تسلی اور صبر جمیل کے سامان پیدا فرمائے آمین۔

(محمد الیاس منیر۔ مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تین روزہ دعائیہ پروگرام

مجالس ہائے خدام الاحمدیہ علوم بلاک ربوہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ مشرق بعید فتوحات اسلام کا پیش خیمہ ہونے اور براعظم آسٹریلیا میں پہلی احمدیہ مسجد "المسجد بیت الہدیٰ" اور مشن ہاؤس کے سنگ بنیاد کی بابرکت تقریب کے کامیاب ہونے کے لئے مجالس ہائے خدام الاحمدیہ علوم بلاک نے تین روزہ دعائیہ پروگرام بنایا۔

تسیف دت بلاک کی جملہ مجالس نے اجتماعی نماز تہجد ادا کی۔ پروگرام کے مطابق نماز ظہر یا عشاء کے بعد دو نفل ادا کئے جاتے رہے۔ صد سالہ جوبلی کے روحانی پروگرام پر خدام نے عمل کیا۔ ان تین ایام میں کثرت سے درود شریف کا ورد کرنے نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنے اور ۲۹ ستمبر کو نفلی روزہ رکھنے کا پروگرام بھی شامل تھا۔

خدام کو صدقات دینے کی ہدایت کی گئی۔ چنانچہ ۳۰ ستمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم شرقی اور مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم غربی حلقہ صادق نے ایک ایک بکرا اور مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم غربی حلقہ خلیل نے دو بکرے صدقہ دیئے۔ اس طرح پورے بلاک نے کل ۴ بکرے صدقہ کے طور پر ذبح کئے۔ نیز مجلس خدام الاحمدیہ علوم وسطی نے ۸۰ روپے صدقہ کے طور پر دیئے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان تمام خدام کو جو اس پروگرام میں شامل ہوئے سچے خدام احمدیت بننے کی توفیق عطا فرمائے اور ان سے راضی ہو (بلاک لیڈر علوم بلاک ربوہ)

AL-FURQAN MOTORS LIMITED
Authorised Dealers of National Motors Ltd.
For Genuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی
پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ کراچی ۳۔
فون: 74609 / 79523

مبارک ٹاؤن کالونی ربوہ میں

حیرت انگیز ارزاں قیمت پر پلاٹس حاصل کریں۔ ساہی وال روڈ پر ناصر آباد کے سامنے گھر کے دروازے تک پختہ سٹرکیں تعمیر شدہ ہیں۔ پانی میٹھا ہے اونچی جگہ ہے ٹاؤن کمیٹی کے اندر ہے۔ پانچ سات اور دس مرلے کے پلاٹس اور محدود دکانات کے پلاٹس قابل فروخت ہیں۔ سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور خاکسار سے فوری رابطہ پیدا کریں۔

مبارک احمد طاہر ایڈووکیٹ مختار عام مالکان
فون۔ دفتر ۶۱۲۔ گھر ۵۱۲/۴۲۸ معرفت چوہدری مبارک مصلح الدین
(الوکیل المال (ثانی) ربوہ

اعلان گمشدگی

● - ایک عدد ڈی لائسنس (مبلغ ۲۲۰ روپے) کسی دوست کا جن کا نام بشیر احمد صاحب شاہد ہے اسلام آباد سے بن کر آیا ہے (۶/۵، ۵/۵ باب ویسٹ ربوہ) ایڈریس صحیح نہ ہونے کی وجہ سے پوسٹ مین غلطی سے خاکسار کے ایڈریس پر دے گیا ہے۔ لہٰذا جن صاحب کا یہ لائسنس ہو وہ خاکسار کی دوکان "شاہد کلاتھ ہاؤس" رحمت بازار" سے آکر حاصل کرلیں۔

(بشیر احمد شاہد شاہد کلاتھ ہاؤس ربوہ)

● - ایک عدد نیلے رنگ کا بٹوا (OR-WO) جس میں نقدی کے علاوہ دفتر "نصرت جہاں" کی ایک چٹھی ایک عدد رسید چندہ مقامی مسجد اور ضروری کاغذات ہیں ۳۰/۸ کو دارالبرکات سے دارالصدر غربی جاتے ہوئے کہیں رستہ میں گر گیا ہے جن صاحب کو ملے براہ کرم پتہ ذیل پر پہنچا دیں

(عبدالحمید صابر میموریل فوٹو سروس گولبازار۔ ربوہ)

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیو پاک جیولرز
فون نمبر ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶
رہائش ۴۱۸۶۴۵
۱۱۱۔ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور ۔ ۱۰ ارشاد مان کالونی لاہور
۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائٹر:۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
ہیڈ آفس:۔ ۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور (گورنمنٹ کنٹریکٹر)
فیکٹری:
گلوب انجینئرنگ کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروز والا لاہور پر تشریف لائیں
فون دفتر:۔ ۶۸۱۲۶ گھر:۔ ۶۲۹۳۰ فیکٹری:۔ ۷۱۰۳۵۳
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم نوید الٰہی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح بہمراہ عزیزہ ناصرہ رحیم صاحبہ سلمہا اللہ دختر محترم مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مربی سلسلہ احمدیہ بعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر مکرم مولوی محمد احمد صاحب نے مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو بعد نماز عصر مسجد لطیف دارالصدر غربی ربوہ میں پڑھا اور دعا کرائی بزرگان سلسلہ اور احباب کرام دعا کریں کہ مولیٰ کریم اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ کیلئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(چوہدری دین محمد ننگلی
حلقہ مسجد لطیف دارالصدر غربی ربوہ)

قائم شدہ : ۱۹۱۱ء
دواخانہ حکیم نظام جان
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد، اٹھڑا کی شکار دکھی عورتوں کے لیے
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون: ۷۳۹۹۷ پوسٹ بکس: ۲۲۲
ایجنسیز:
دواخانہ حکیم نظام جان اقصیٰ چوک ربوہ
جلیل دواخانہ، شیخوپورہ
محبوب یونانی دواخانہ مین بازار بھیرہ والا

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات
ہر قسم کنٹرول ریٹ پر
کاسمیٹک و دیگر اشیاء بارعایت
Ph:- 52322
La Medicine
2/6 I&T Centre, G-9/4
ISLAMABAD

الفضل میں
اشتہار دینا
کلید کامیابی
ہے
(مینیجر)

مجید ہاؤن رہائشی منصوبہ
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
• باقاعدہ منظور شدہ • ہر نقص سے پاک •
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا۔ ربوہ

آنکھوں کی خوبصورتی اور حفاظت کیلئے
طفیل کاجل
قیمت ۲/۵۰ روپے
سرمہ شفاء نور
آنکھوں میں ٹھنڈک و سکون پیدا کرتا۔ مگر سے دھند پھولا، ناخونہ، سرخی اندھرا تا میں ایک دو سلائی لگائیں دکھتی آنکھوں پر چھڑکے اثر کر قدرے چھڑکیں۔
قیمت ۲/۵۰ روپے
اکسیر دماغ و نظر
نظر کیلئے بیحد مفید۔ اس کے استعمال سے عینک اتر جاتی ہے۔ نظر کو تیز کرتا۔ معدہ و جگر دل و دماغ کو قوت دیتا۔ دائمی نزلہ کمی حافظہ طالبعلموں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔ حال کوٹ کلاں،
حکیم محمد طفیل سابق صدر طبیہ کمیٹی جوہی گولبازار ربوہ

احمد موٹرز
فون نمبر ۴۰۴۴۵
آٹو موبائیل انجینئرز فون نمبر ۴۵۱۴۳
• جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام۔
• گاڑیوں کی اطمینان بخش
• اوورہالنگ • ڈنٹنگ
• پینٹنگ الیکٹرک • ویل بیلنسنگ
• ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں
عنایت بازار اوجسٹری کیمپ مری روڈ راولپنڈی

الفضل کی اشاعت بڑھانے کا نسخہ

جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں مجلس انصاراللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے جملہ عہدیداروں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے پیارے اور مقدس امام کے اس ارشاد کو پورا کرنے کیلئے کہ الفضل کی اشاعت ۱۰۰۰۰ ہونی چاہیئے۔ کمر ہمت باندھ لیں اور اپنی اپنی جگہ الفضل کی اشاعت کو دوگنا کر دیں۔ اس طرح سے ہم الفضل کی اشاعت کو آئندہ جلسہ سالانہ تک ہی نہیں بلکہ اس سے بہت پہلے دس ہزار تک پہنچا دیں گے۔ انشاء اللہ۔ اٹھئے اور ہمت کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے بہترین رہائشی منصوبہ ٹاؤن کمیٹی سے منظور شدہ
شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ
: میں :
میٹھے پانی کی سہولت پہنچا دی گئی۔ پختہ سڑکیں۔ پلیاں۔ مین نالیاں پہلے ہی مکمل ہو چکی ہیں۔ ٹیلیفون و بجلی کی سہولت جلد مہیا ہو رہی ہے۔ سوئی گیس جون ۱۹۸۴ء تک بفضل تعالیٰ پہنچا دی جائے گی۔ شکور پارک میں رہائشی مکانات تعمیر ہو رہے ہیں۔ اچھی رہائش پرسکون ماحول نزد مسجد اقصیٰ و محلہ دارالرحمت شرقی ب کی چالیس فٹ سڑک پر واقع چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔ اب اس بہترین رہائشی منصوبہ سے فائدہ اٹھائیں۔
نوٹ: الباسط کالونی میں جن احباب نے خاکسار سے پلاٹ خرید کئے ہوئے ہیں وہ اپنا اپنا نشان ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء تک لے لیں: (فون: 416)
پروپرائٹر: حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل دارالرحمت شرقی ب ربوہ

ھو الناصر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
ایئر کنڈیشنڈ
فون: ۶۸۵۵۱۱
الکریم جیولرز
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی
پروپرائٹر: میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ چوک سرہ کا ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے:
آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب: